بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سورۃ الانبیاء 21

چودھویں تراویح

سترھویں پارہ کے ربع سے اٹھارھویں پارہ کے نصف کی تلاوت

مکی عہد کے آخری دور میں نازل ہوئی اور کافروں کو آخری مہلت و انتباہ دیا گیا ہے۔ عنقریب یہ دعوتِ تبلیغ مکہ سے اٹھالی جائے گی بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اب بھی ایمان لے آؤ یہ جادو سحر کا کلام نہیں ہے یہ وحی الٰہی ہے خدا کا کلام ہے غیب جاننے والے کا کلام ہے۔ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کا بیان ہو رہا ہے۔ تاکہ اللہ کے رسول کو ان کے حالات واقعات پر تسلی دلاسا ملے۔ ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ پچھلی تراویح میں سنایا گیا ہے کہ کس طرح انہوں نے کلدانیوں کے بت خانہ میں گھس کر ایک ایک بت کو توڑ توڑ کر پاش پاش کردیا تھا اور ہتھوڑا بت خانہ کے سب سے بڑے بت کے کندھے پر چھوڑ کر نکل گئے۔ جب ابراہیم کی بت شکنی کا ثبوت مل گیا تو انہیں آگ کے الاؤ میں ڈالا گیا۔ نارِ نمرود کو کیا گلزار اپنے دوست کو خدا نے بچالیا سلامتی کے ساتھ۔ یہ دین پر ثابت قدمی، استحکام یقین خدا کی ذات پر یہ ایمان ابراہیمی ہے۔ اس کے انعام میں ان کے بیٹے اسحاق کو نبوت دی گئی بنی اسرائیل میں ہزاروں پیغمبروں کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ دین ابراہیمی نماز کا قیام، زکوۃ کی ادائی صدقہ خیرات کا جاری رہنے کی تعلیمات تھیں۔ ابراہیم کے بعد ان کے بھتیجے بھی نبی ہوئے لوط علیہ السلام کا واقعہ سنایا گیا۔ نوح علیہ السلام کا قصہ سنایا گیا، داؤد و سلیمان علیہم السلام کو بھی نبوت اور حکومت ساتھ ملی۔ ان کے عہد میں مقدمہ فیصل کرنے کا واقعہ کھیت والے کی بکریوں کا مقدمہ فیصل ہوا۔ داؤد کو علم حکمت قوت فیصلہ عطا ہوئی سلیمان کو جنات شیطان کو مسخر کرنے کا عمل سکھایا گیا۔ جانوروں کی بولیاں جانتے تھے۔ ہواؤں کو ان کے تابع تسخیر کیا گیا۔ لوہے کی صنعت سازی، ظروف برتن سازی، اسلحہ زرہ سامان حرب کی تیاری کے ہنر سکھائے گئے تھے۔ ان کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کا حال سنایا گیا۔ جس سے صبر ایوب کا محاورہ بنا ان کو اللہ نے تندرستی صحت عطا کی۔ اس کے بعد اسماعیل، ادریس ذوالکفل جیسے صابرین کا ذکر کیا گیا۔

سب اللہ کے صالح متقی بندے تھے۔ مچھلی والے ذوالنّون حضرت یونس کا حال سنایا گیا جنہوں نے ذکر میں خود کو ظالموں میں سے کہا اللہ کی تسبیح کی۔ زکریا، یحییٰ اور عیسیٰ کا ذکر کیا گیا۔ بی بی مریم کی عصمت پاکی کی تصدیق کی گئی یاجوج ماجوج کا ذکر ہوا۔ چونکہ تمام انبیاءؑ علیہم السلام کی دعوت تبلیغ دین ابراہیمی مختلف زمانوں میں مختلف قوموں کے لیے ایک ہی تھی۔ اس لیئے سب کا ذکر اس سورت میں کیا گیا تعلیم ایک خدا کی عبادت، نیک عمل اعمال کی صالح زندگی تھی۔

اس کے بعد سورۂ حج کی تلاوت ہو رہی ہے یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی، قیامت کے ذکر سے شروع ہو رہی ہے۔ قیامت کے دن کے خوف سے ڈرایا جا رہا ہے۔ مومنوں کو جنت کی شہادت اور خوشخبری سنائی جا رہی ہے۔ کائنات کی کوئی چیز درخت، سمندر، پہاڑ، کیڑے مکوڑے جاندار، حیوان انسان، جنات سب ہی اللہ کی بندگی عبادت اپنے اپنے طریقوں سے اپنی اپنی زبانوں میں دن رات کرتے رہتے ہیں۔ مگر انسان اس میں کوتاہی کرتا رہتا ہے، جھگڑتا رہتا ہے۔ حرم میں لوگوں کو آنے سے روکتا ہے۔ ابراہیم نے حرم کو تعمیر کیا یہاں اپنے مصلّے کو قائم کیا کہ لوگ دوڑ دوڑ سے کعبۃ اللہ کا طواف کرنے ہر سال ہر وقت یہاں آئیں اور جمع ہوں حج کو فرض کیا گیا حج کے طریقے ارکان حج بتائے۔ اور یہاں آکر اپنے گناہ معاف کرائیں پاک وصاف زندگی اختیار کرنے کا وعدہ اللہ سے کریں۔ قربانی کا طریقہ سکھایا۔ لوگو! یہ کائنات اللہ کی ہے اللہ ہی کی بادشاہت ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ کی گرفت بڑی مضبوط ہے اس سے دوڑ بھاگ کر کہیں نہیں جاسکوگے۔ اللہ ہی کی عبادت کرو۔ نیک کام کرو۔ فلاح پاؤ گے۔ دین ابراہیمی پر قائم رہنا کفر و شرک کے کوئی کام نہ کرنا تمہارا نام مسلمان رکھا گیا اللہ کے حکم پر راضی سر تسلیم رضا کا مظاہرہ کرنے والے لیکن کافروں اور مشرکوں کی حرکتیں نہ کرنا نہ خدا سے سرکشی کرنا۔ اللہ نے محمدؐ الرّسُولَ اللہ کو تمہاری امت کا گواہ بنایا ہے۔ قبل اس کے کہ تم کو موت آئے خدا سے توبہ استغفار کرو۔ نیک اعمال کی زندگی اختیار کرو۔ نماز پڑھتے رہو۔ زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ اللہ کے دین کو مضبوطی سے قائم رکھو وہی تمہارا مولا مددگار ہے۔

اس کے بعد سورۂ المومنون تئیسویں سورت شروع ہوتی ہے۔ یہ مکی زندگی کا بالکل آخری دور ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سورت میں صحابہ رسولؐ جنہوں نے شروع شروع اسلام قبول کیا تھا۔ ان کی تعریف بیان کر رہا ہے۔ یہ سابقونَ الاوّلونَ کہلاتے ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ (1) اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرتے ہیں (2) بے ہودہ لغویات فضول باتوں سے بچتے رہتے ہیں۔

(3) زکوٰۃ پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ (4) نماز وقت پر پابندی سے پڑھتے ہیں۔ (5) زنا، بے حیائی، فحاشی کے قریب تک نہیں جاتے۔ (6) امانتدار، عہد کے اور قول کے پکے سچے ہوتے ہیں یہ لوگ جنت کے وارث ہیں۔ انسان کی حقیقت کیا ہے۔ سورہ حج میں انسان کی سرگزشت بیان کی گئی ہے۔ اس سورت میں مومنوں کو جنت کا حقدار، وارثِ جنت بنایا گیا ہے۔ انسان کی پیدائش مرد و عورت سے توالد و تناسل کا جو سلسلہ قائم چلا آرہا ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ دین اسلام پھیلے دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔ مسلمانوں کی اولاد مسلم بن کر دنیا میں اللہ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کا کام پھیلائے ساری دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچائے۔ خود اپنے آپ کو بہترین انسان مسلمان کا نمونہ ثابت کریں مسلمان بن کر دکھائیں اسلامی معاشرت معیشت اور دینی نظام حکومت شریعت کا قانون نافذ کرکے اسلامی فلاحی معاشرہ بنائے۔ اس سورت میں جابجا "قرن" کا لفظ استعمال ہوا جس کا مطلب انسان کا پیدا ہونا۔ روٹی کمانا یا بال بچوں میں عیش کرکے مرجانا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ فرد کا گھر کی اکائی سے نکل کر اسلامی معاشرہ قومی اسلامی تشخص اور مسلم قوم کا عروج و زوال تک کا دور اور عہد مراد ہے۔ حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت عیسٰی مسیحؑ کے دور تک جتنے انبیا علیہم السلام آئے ان کی قوموں نے کسی نہ کسی طرح ان کا انکار ہی کیا انہیں جھٹلایا دین کی پابند زندگی کو وہ ناپسند کرتے رہتے تھے۔ من مانی زندگی کو پسند کرتے تھے اس لیئے پیغمبروں کا مذاق اڑایا ان کے دین کا انکار کیا۔ ان کے اس کفر و شرک کی اصل وجہ دو باتیں تھیں۔ قیامت کا روز آخرت کا یقین نہیں تھا۔ انہیں شک تھا کہ قیامت کبھی نہیں آنے والی۔ دوسری وجہ حیاتَ بعدَ الممات کے وہ قائل نہیں تھے۔ آدمی مرنے کے بعد کس طرح زندہ ہو کر اٹھایا جائے گا۔ یہ دو باتیں لوگوں کے سمجھ میں مشکل سے آتی ہیں۔ ان کا تعلق صرف عقیدہ اور علم سے ہے اگر یہ دونوں چیزیں نہیں ہیں تو آدمی دین سے گمراہ ہے۔ یہ گمراہی زمانہ قدیم سے آج کے دور تک قائم ہے لوگوں کے ایمان اور عقیدے کمزور ہونے کی اصل بنیادی وجہ یہی ہے۔ اے رسول صلعم تم زیادہ فکر و رنج مت کرو۔ جو لوگ ایمان اور عقیدے کے پکے سچے تھے۔ تم پر ایمان لاچکے ہیں جو ایمان عقیدے میں شک شبہ میں گرفتار ہیں۔ وہ تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ایسے صحابہ کی چھوٹی سی جماعت پر ہی بھروسہ اور اکتفا کرو اور ان منکروں کو چھوڑ دو۔ ہم کسی نفس پر اس کی جان سے زیادہ ذمے داری اور بوجھ نہیں ڈالیں گے اور نہ ہی کسی کے ساتھ ناانصافی کرنے والے ہیں۔

اس کے بعد قرآن کی 24 ویں سورت النور شروع ہوتی ہے۔ یہ سورت خدا نے فرض

کر کے اتاری ہے اس میں آیات اور بیّنات دونوں شامل ہیں۔ زنا، بدکاری، فحاشی کے متعلق خدا کے سخت احکامات آ گئے ہیں۔ یہ گناہِ کبیرہ کا جرم ہے معاف نہیں ہوگا توبہ و استغفار سے۔ اس کی سزا سنگساری اور کوڑے لگانا ہے اور لوگوں کے سامنے مجمعِ عام میں کوڑے لگانا تاکہ عبرت کا سبق ملے۔ مسلم معاشرہ زنا، بے حیائی کے جرم سے اخلاقی کمزوریوں کا شکار ہو کر تباہ ہو جاتا ہے اگر خدا کے احکامات کا خیال نہ رکھا جائے۔ ایمان کا جُزو حیا اور شرم ہے۔ شیطان نہیں چاہتا کہ انسان حیا و شرم کا پابند بن کر رہے۔ اس نے ازل ہی سے آدمؑ و حواؑ کے ستر کھولنے کی تدبیریں کی تھیں۔ خدا کا حکم ہے کہ (1) زنا کی سزا سو کوڑے بر سرِ عام لگانا مرد ہو یا عورت (2) بدکار زانی مرد عورت سے معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے ان سے تعلقات دوستی جائز نہیں اور نہ نکاح جائز ہے (3) زنا بدکاری کا الزام لگانے والوں کو ثبوت عینی گواہوں کا پیش کرنا ضروری ہے اگر الزام لگانے والے گواہی دینے والے جھوٹے ثابت ہوں تو اس بہتان پر اسّی کوڑوں کی سزا دونوں کو ملے گی (4) میاں بیوی کے درمیان شک و شبہ پیدا ہو، ایک دوسرے پر بدکاری، زناکاری کا الزام لگائیں تو ثبوت لائیں۔ ثبوت نہیں موجود تو اللہ نے طریقہ بتایا کہ بدکاری زنا کا الزام لگانے والے پہلے چار مرتبہ خدا کی قسم کھائے اور کہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اپنی دانست میں اور یقین میں سچا ہے۔ پانچویں مرتبہ قسم کھائے اور کہے اگر اس کا الزام جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت اور عذاب ہوئے اسی طرح عورت بھی چار بار خدا کی قسم کھا کر اپنا الزام دہراوے اور پانچویں مرتبہ قسم کھا کر خدا کے حوالے خود کو رجوع کرے کہ وہ جھوٹی ہو تو اس پر خدا کی لعنت اور عذاب آئے یہ اسلامی طریقہ ہے۔ بدکاری زنا کی تشہیر نہیں ہونی چاہیئے اور نہ اس کی خواہ مخواہ شہرت چرچا، ہر زبان پر اس کا ذکر آئے، یہ گناہ کی باتیں ہیں۔

(5) نیک مرد پارسا عصمت والی عورتیں نیک مردوں کے لیے نکاح میں جائز ہیں۔ بدکار مرد اور عورت خبیث مردوں اور عورتوں کے لیے جائز ہو سکتے ہیں۔ زناکار مرد کا پارسا عصمت والی عورت سے نکاح بیاہ نہیں ہوگا، جائز نہیں ہے۔ (6) ملزم کے خلاف جب تک ثبوت مستند ثابت نہ ہو جائے وہ بے گناہ ہوگا۔ (7) لوگو! بغیر اجازت مسلمان معاشرہ میں نہ کسی کے گھر کے اندر جاؤ، جھانکو اور نہ کسی غیر محرم عورت سے بے پردہ بات کرو اس سے دوستی یا تعلق رکھو۔ (8) مرد اور عورت دونوں ایک دوسرے کو گھور گھور کر آنکھیں ڈال کر قریب سے نہ دیکھیں بلکہ اپنی نظریں نیچی رکھیں حیا و شرم کا پردہ دونوں کے درمیان لازم ہے۔ عورت کیلئے پردہ اور برقعہ خدا کا حکم ہے وہ پردہ میں رہے نظریں نیچی رکھے شرم و حیا کا خیال رکھے۔ (9) بناؤ سنگھار

عورتوں کا فطری قانونی حق ہے اس کی اجازت ہے کہ ہر طرح کا بناؤ سنگھار کرے۔ لیکن یہ سب کچھ ان کے شوہروں کے لیے ہونا چاہیئے غیر مردوں کو دکھانے، سوسائٹی اور عام لوگوں کی نمائش کے لیئے جائز نہیں۔ بناؤ سنگھار والی عورتیں گھروں کے اندر یہ کام کریں باہر تماشہ دکھانے کے لیے نہیں۔ (10) اسلام مجرد زندگی ناپسند کرتا ہے۔ کنواری لڑکیوں کی جلد سے جلد بیاہ شادی کا اہتمام کرو۔ بیوہ عورتوں کے نکاح کرادیا کرو۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کو گھروں میں زیادہ دیر مت بٹھاؤ (11) خلوت کے اوقات میں جو آرام کے لیے مقرر ہیں ان اوقات میں لڑکیوں کو غیروں کو دوسروں کو خلوت میں جانے سے منع کرو۔ ایک دوسرے کے حدود آرام آسائش کا خیال رکھا کرو (12) کھانے پینے کے لیے گھر مخصوص ہیں قریبی رشتہ داروں کے گھروں میں کھانا کھاؤ ان کی تفصیل بیان کردی گئی ہے۔ غیر لوگوں نامحرم عورتوں کے گھروں میں کھانا مت کھاؤ اگر عام دعوت ہو تو اجازت ہے۔ (13) جب گھروں کے اندر داخل ہوں تو اہل خانہ کو زور سے سلام کرو ان پر سلامتی بھیجو۔ (14) گھروں میں داخل ہونے سے قبل اہل خانہ سے تین بار اجازت طلب کرو۔ اجازت دیں تو جاؤ ورنہ اجازت نہ ملے خاموشی رہے تو واپس ہوجاؤ۔ (15) جو لوگ مفلس تنگ دست ہیں شادی بیاہ کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتے تو وہ صبر کریں اپنے نفسانی خواہشات، جذبات پر قابو رکھیں۔ اللہ کا حکم ہے انہیں اللہ ان کی بہتری کی کوئی صورت پیدا کردے گا۔ اللہ کی ذات نور ہی نور ہے۔ جس کی روشنی دلوں کے اند ایمان و یقین سے روشن رہتی ہے۔ جن گھروں میں دن رات اللہ کی عبادت ہوتی رہتی ہے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا جاتا ہے وہاں اللہ کے نام کی خیر و برکت چھائی رہتی ہے اللہ کی رحمت اور برکت گھروں کے اندر بڑی چیز ہوتی ہے۔ اللہ کے نور کا تصور انسانی آنکھ کر نہیں کرسکتی اللہ کی رحمتوں برکتوں کا نزول وہ محسوس ضرور کرسکتے ہیں نماز کی پابندی گھروں میں پانچ اوقات رکھو۔ روزہ کی فرضیت پورا کرو۔ زکوٰۃ صدقہ خیرات گھروں سے نکالا کرو۔ نیک متقی صالح صاف ستھری زندگی اختیار کرو۔ اللہ تمہارے رزق میں کشادگی کرے گا اپنی نعمتیں وسیع کرے گا۔ حیوانات پرندے بھی اپنی اپنی زبانوں میں خدا کی صبح وشام پاکی حمد ذکر تسبیح بیان کرتے ہیں۔ انسان تو اشرف مخلوق ہے۔ اس کو زیادہ حق ہے کہ اللہ کا ذکر تسبیح نماز عبادت صبح وشام کرتا رہے۔ اللہ نے سمجھانے سکھلانے کے لیے اپنی آیات واحکامات بیان کردیے ہیں۔ اس پر عمل کرنا مسلمانوں پر فرض کردیا گیا ہے۔